روشن کل کی ضمانت، آج کا نصب العین

روزنامہ
آج
پشاور
پاکستان

بانی
عبدالواحد یوسفی

صفحات 12

جلد 31 | جمعرات 26 شوال المکرم 1441ھ 18 جون 2020ء 4 ہاڑ - جیٹھ 20 | شمارہ 161

مقابل ہے آئینہ

nasir.syed@dailyaaj.com.pk

کس کو یاں پروا ہے کسو کی، ٹھہرو آؤ، جاؤ تم

---۔قابل اجمیری نے کہا ہے کہ

وقت کرتا ہے پرورش برسوں
حادثہ ایک دم نہیں ہوتا

جب کوئی حادثہ ہوتا ہے چند روز انکوائری کا خوب ہنگامہ رہتا ہے پھر رفتہ رفتہ گرد بیٹھ جاتی ہے،اسی سے ادارے اپنا وقار اور اعتبار کھو دیتے ہیں، کیا ہمارے ہاں کوئی ایسا سسٹم موجود ہے جو ایسے واقعات کا احتساب یا سدباب کرے، کچھ دن قبل دوست، عزیز معروف مزاح نگار شاعر انعام الحق جاوید سے میری فون پر بات ہو رہی تھی میں نے ان سے بھی اپنا یہ دکھ شئیر کیا تو انہوں نے مجھے یہ کہہ کر حیران کر دیا کہ آپ کو شاید علم نہیں مگر یہ جو وفاقی محتسب کا ادارہ ہے،-----یہ احتساب کا ادارہ بھی بڑے لوگوں کے ساتھ شب و روز نبرد آزما ہے، انعام الحق جاوید نے اپنے مخصوص انداز میں ہنستے ہوئے کہا کہ ”جناب یہ ادارہ وہ بھی کرتا ہے اور یہ بھی کرتا ہے“ مگر شاید کم کم لوگ ان کی پوری کارکردگی سے آگاہ ہیں، پھر کمال مہربانی سے انہوں نے مجھے ایک چشم کشا رپورٹ اور ایک نیوز بلیٹن بھجوایا۔ مجھے حیرانی ہوئی کہ ہر چند یہ ادارہ ملک بھر کے سرکاری اداروں کے خلاف عوام الناس کو ریلیف فراہم کرتا ہے،اور صرف وفاق میں ہی نہیں اس کی شاخیں ملک کے کئی اہم شہروں میں بھی موجود ہیں تا کہ عام آدمی کو گھر کے قریب ہی شکایت کے اندراج کی سہولت ملے،اور اب تو خیر موبائل ایپ متعارف کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے کوئی بھی کہیں سے بھی انسٹا گرام، سکائپ یا آئی ایم او پر اپنی شکایت درج کرا سکتا ہے جس کی رسید اور شکایت نمبر اس کو دوسرے ہی دن بھیج دیا جاتا ہے اور پھر چالیس سے ساٹھ دن کے اندر اس کی شکایت کا ازالہ ہو جاتا ہے،صرف 2019 کے سال کی کارکردگی دیکھی جائے تو موصول ہونے والی 74,869 شکایت کے فیصلے وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی ذاتی دلچسپی سے محض ساٹھ دنوں میں مکمل ہوئے اور 97 فیصد پر عمل درآمد بھی ہو گیا،اور موصول ہونے والی شکایات گزشتہ برس کی نسبت ساڑھے سات فی صد سے زیادہ تھیں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ عام آدمی کی یہاں سے فوری اور مفت انصاف کی توقع بڑھتی جاتی ہے،اس لئے وفاقی محتسب کے ادارے کو غریبوں کی عدالت بھی قرار دیا جاتا ہے،نیوز بلیٹن کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس ادارے نے جہاں شکایات موصول ہونے پر ملازمین کے بچوں کو ملازمتیں دلائیں 27 سال بعد گم گشتہ پلاٹ واگزار کرائے، طالبات کے لئے ہائی سکول کے قیام کی ہدایات دیں، پنشنر کے بقایا جات کی ادائیگی کو ممکن بنایا ازخود نوٹس لیتے ہوئے دیگر اہم شکایتوں کا قلع قمع کیا جس میں باؤلے کتے کے کاٹنے کی ویکسین کو دستیاب کرانا بھی شامل ہے وہاں سوشل میڈیا کے عروج کے اس دور میں سب سے اہم اور حساس مسئلہ اداروں (بشمول تعلیمی اداروں) میں خواتین کو ہراساں کرنے کی شکایات کی بھی بر وقت شنوائی ہوئی، ویسے تو احتساب کا ادارہ حضرت عمر فاروق کے زمانے سے کام کر رہا ہے،اور ہر دور میں اس اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے اس لئے ہر ملک کا اپنا ایک احتساب کا نظام ہے تاہم ایشیا کے ممالک کی چوالیس ارکان پر مشتمل ایک تنظیم ”اے او اے“ (ایشین امبڈسمین ایسوسی ایشین) بھی 1996 سے کام کر رہی ہے سید طاہر شہباز اس وقت ”اے او اے“ کے بھی صدر ہیں، مجھے تو اس حیران کن رپورٹس نے چپ کرا دیا ہے---